:::: علما ئے یہود کی روش :::::

آج خلافت کے مخالف تمام اہل علم کی حالت دیکھ کر قرآن کی ایک آیت یاد آجاتی ہے ۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ جب رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ گمان ہو ا کہ مدینہ کے یہودی تو اہل کتاب ہیں اور آخری نبی کی بشارتیں دیتے آئے ہیں ۔تو یہ لوگ تو رسول اللہ پر ایمان لانے مین کوئی تردد نہ کریں گے ۔ مگر یہ تلخ حقیقت سب جانتے ہیں کہ علمائے یہود میں سے سوائے دواشخاص کے کوئی بھی ایمان نہیں لایا حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ یہ آپ کو ایسے جانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو مگر انہیوں نے جٹھلادیا۔ قرآن نے صحابہ کرام کے اس گمان کا ذکر یوں کیا ہے :

أَفَتَطۡمَعُونَ أَن يُؤۡمِنُواْ لَكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيقٞ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُونَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُۥ مِنۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ

(مومنو) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ (یعنی اہل کتاب) تمہارے (دین کے) قائل ہو جائیں گے، (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلامِ خدا (یعنی تورات) کو سنتے، پھر اس کے سمجھ لینے کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں (البقرۃ:75)

بس یہی حال ان علماء کا بھی ہے ۔ خلافت کے احکامات کو اس طرح سے جانتے ہیں جیساکہ اپنے بیٹوں کو مگر افسوس علمائے یہود کی روش پر چلنے ہوئے اس کو چھپار ہے ہیں اور بیان نہیں کررہے کیونکہ پھر تو امیر المومنین کی بیعت کرنی پڑجائے گی جوکہ ان لوگوں کو کسی صورت بھی قبول نہیں ۔

اہل ایمان آج یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ یہ علماء توخلافت کے احکامات اور خوشخبریاں دیتے چلے آئے ہیں ۔ بس جیسے ہی خلافت آئی گی یہ لوگ لبیک کہیں گے مگر وہ ہی ہوا جوکہ علمائے یہود کے ساتھ ہوا تھا ۔ جاننے کے باوجود باطل تاویالات کے ذریعے بیعت کرنے سے فرار ہورہے ہیں ۔

۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

" لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَاءِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ (جامع ترمذی ج۹ص۲۳۵رقم الحدیث۲۵۶۵)

"میری امت پر بھی لازماًوہ تمام حالات وارد ہوکر رہیں گے جو بنی اسرائیل پر واقع ہوئے بالکل ایسے ہو بہو جیسے ایک جوتی دوسری جوتی سے مشابہ ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ زناء کرے گا تو میری امت میں سے کوئی شخص کھڑا ہوگا اور

ایسا کرے گا۔“

اللہ کے رسول نے بھی سچ کہا تھا کہ جوکچھ بنی اسرائیل میں ہوا وہ سب کچھ امت محمدیہ ﷺ میں بھی ہوکر رہے گا ۔ جس طرح علمائے بنی اسرائیل الل کے رسول ﷺ کو اپنے بیٹوں کی طرح جانتے تھے اسی طرح یہ علمائے جہاد خلافت اور اس کے آحکامات کو ایسے جانتے ہیں جیساکہ اپنے بیٹوں کو مگر افسوس آج خلافت کو اسی طرح جھٹلارہے ہیں جس طرح علمائے یہود رسول اللہ کو جانتے ہوئے بھی صرف نفسانی خواہشات اور پسند وناپسند کی بنیاد پر جھٹلارہے تھے ۔

ذٰ لِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ (الحج:11)

"اگر ایسا ہے تو یہ بہت واضح خسران ہے"

::: خلافت کے قیام کے بعد اس بغیر کسی شرعی عذر کے تسلیم نہیں کرنا :::

افسوص کا مقام ہے کہ جس خلافت کے قیام کے لئے 20 سال تک نداء

لگائی گئی اور عام مسلمانوں سے جان ومال کی قربانی مانگی گئی اب جبکہ اس کے قیام ہوچکا ہے تو اس سے منہ پھیرا جارہا ہے بغیر کسی دلیل و حجت کے اور اس کا انکار کیا جارہا ہے صرف شخصیت پرستی کی وجہ سے ۔

بہت بڑی بدنصیبی ہوگی ان لوگوں کے لئے جوساری زندگی اس نام پر جہاد کرتے رہے کہ ہم خلافت کے قیام کے کے لئے جہاد کررہے ہیں مگر جب خلافت وجود میں آگئی تو پھر اس کے منکر ہورہے ہیں بغیر کسی شرعی دلیل کے ۔اور یوں اپنے جہاد کے ثمرات کو عنداللہ ضائع ہونے کی طرف لیجارہے ہیں ۔

سوال صرف ایک ہے کہ سارے جھگڑے اور اختلاف اپنی جگہ ۔جھگڑے اور اختلاف تو آپس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی تھے لیکن جب کوئی ان میں سے خلیفہ بن جاتا تھا تو وہ طوعا وکرھا اس کی اطاعت کرتا تھا کیونکہ خلیفہ کی اطاعت و اتباع کے حوالے سے رسول اللہ کے ارشادات بہت سخت اور تنبیہاً تھے ۔

اب سوال یہ ہے کہ الدولۃ کی خلافت سے پہلے کسی خلافت کا وجود تھا کیا ؟ سب جانتے ہیں کہ کسی خلافت کا وجود نہیں تھا! بس جب الدولۃ نے خلافت کا اعلان کردیا ،چاہے اہل حل وعقد کے مشورے سے کیا یا پھر بزور طاقت بہرحال شرعاً وہ خلافت قائم ہوگئی اور اس کو تسلیم نہ

کرنے کی کوئی بھی دلیل کسی کے پاس نہیں ہے سوائے شخصیت پرستی اور نفسانی خواہشات کے علاوہ ۔اگر ایسا ہے تو یہ بہت بڑی بد نصیبی ہے ۔

علمائے یہود بھی آخری نبی کی بشارت دیتے رہے اور دنیا بھر کو ڈراتے رہے کہ آخری نبی آئے گا تو ہم تم سب پر حکمرانی کریں گے اور وہ ہم میں سے ہوگا ، مگر آخری نبی ان میں سے نہ آیا تو علمائے یہود سب سے بڑھ کر آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں رکاوٹ ڈآلنے والے ہوگئے اور قریش مکہ کو بھی وہی چلا اور بھڑکارہے تھے۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ لوگ جوکہ علمائے جہاد میں سے تھے کہ ساری زندگی خلافت کی خوشخبری سناتے رہے اور اس کے لئے لوگوں کو قربانیاں دینے پر ابھارتے رہے ، مگر جب خلافت کا قیام وجود میں آگیا تو اس کو صرف اس وجہ سے قبول نہیں کررہے کہ خلافت قائم کرنے والوں سے ہمارا اختلاف ہے یا وہ ہم میں سے نہیں ۔اگر ایسا ہے تو واللہ یہ بہت بڑے خسران کی بات ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

"((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَاءِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ)) (جامع ترمذی ج۹ص۲۳۵رقم الحدیث۲۵۶۵)

"میری امت پر بھی لازماًوہ تمام حالات وارد ہوکر رہیں گے جو بنی

اسرائیل پر واقع ہوئے بالکل ایسے ہو بہو جیسے ایک جوتی دوسری جوتی سے مشابہ ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ زناء کرے گا تو میری امت میں سے کوئی شخص کھڑا ہوگا اور ایسا کرے گا۔“

افسوس ہوتا ہے کہ وہ مشہور علمائے جہاد جوکہ کل تک بغیر کسی دلیل اور حجت کے کسی چیز کو نہ تسلیم کرتے تھے اور نہ ہی رد آج وہ کیسے بغیر کسی دلیل و حجت کے ایک ایسی چیز کا انکار کررہے ہیں جس حقیقت سے انکار کرنا کسی کے لئے اب ممکن نہیں رہا ۔

اللہ کے رسول نے بھی سچ کہا تھا کہ جوکچھ بنی اسرائیل میں ہوا وہ سب کچھ امت محمدیہ ﷺ میں بھی ہوکر رہے گا ۔ جس طرح علمائے بنی اسرائیل الل کے رسول ﷺ کو اپنے بیٹوں کی طرح جانتے تھے اسی طرح یہ علمائے جہاد خلافت اور اس کے آحکامات کو ایسے جانتے ہیں جیساکہ اپنے بیٹوں کو مگر افسوس آج خلافت کو اسی طرح جھٹلارہے ہیں جس طرح علمائے یہود رسول اللہ کو جانتے ہوئے بھی صرف نفسانی خواہشات اور پسند وناپسند کی بنیاد پر جھٹلارہے تھے ۔

ذٰ لِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ (الحج:11)

"اگر ایسا ہے تو یہ بہت واضح خسران ہے "

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ :

وَإِن تَتَوَلَّوۡاْ يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓاْ أَمۡثَٰلَكُم (محمد :۳۸)

"اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح کے نہیں ہوں گے "۔